رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

# اخبار الحکم

قادیان دارالامن والامان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۹ء

## قرآن کا خدا

جاننا چاہیئے کہ جس خدا کی طرف ہمیں قرآن شریف نے بلایا ہے اس کی اس نے یہ صفات لکھی ہیں۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر ۔ ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم ۔ علی کل شیٔ قدیر ۔ رب العالمین ۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ۔ اجیب دعوۃ الداع ۔ الحی القیوم ۔ قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد ۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد ۔ یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں

یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلےٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلےٰ سے اعلےٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلےٰ جس سے بڑھکر کوئی اعلےٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادۃ ہے یعنی

کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دیگا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے پھر فرمایا ھو الرحمٰن یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی کے عمل کی پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور ماہتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے اور اس کام کے لحاظ سے خدا تعالےٰ رحمٰن کہلاتا ہے اور پھر فرمایا کہ الرحیم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے اور پھر فرمایا مٰلک یوم الدین یعنی وہ خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہے اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہین جسکو اُس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور خود آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھہ نہ کرتا ہو وہی کارپرداز سب کچھہ جزا سزا دیتا ہو یا آئندہ دینے والا ہو اور پھر فرمایا کہ الملک القدوس یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہین یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہین اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہین رہ سکتی - اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہان سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اُس سے بحث شروع کردین کہ تجھہ مین ہم سے زیادت کیا ہے تو وہ کون سی لیاقت اپنی ثابت کرے پس خدا تعالے کی بادشاہی ایسی نہین ہے وہ ایک دم مین تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اُس کی بادشاہت چل نہ سکتی کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دیکر واپس لیتا تو اُس صورۃ مین اُس کی خدائی مین فرق آتا اور دنیا کے بادشاہون کی طرح ایک غدار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہین بات بات مین بگڑتے ہین اور اپنی خودغرضی کے وقتون پر جب دیکھتے ہین ظلم کے بغیر چارہ نہین تو ظلم کو شیر مادر سمجھہ لیتے ہین مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز بچانے کے لئے ایک کشتی کے سوارون کو تباہی مین ڈالدیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہین آنا چاہیئے پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجون کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بنکر خدائی کو ہی الوداع

کہتا بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتون کے ساتھہ سچے انصاف پر چل رہا ہے پھر فرمایا السلام یعنی وہ خدا جو تمام عیبون اور مصائب اور سختیون سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے اس کے معنے بھی ظاہر ہین کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتون مین پڑتا لوگون کے ہاتھہ سے مارا جاتا اور اپنے ارادون مین ناکام رہتا تو پھر اس بدنمونہ کو دیکھکر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمین ضرور مصیبتون سے چھڑا دے گا چنانچہ اللہ تعالے باطل معبودون کے بارہ مین فرماتا ہے ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب و المطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز الجزو نمبر ۱۷ سورہ حج - جن لوگون کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہین کہ اگر سب ملکر ایک مکھی پیدا کرنا چاہین تو کبھی پیدا نہ کر سکین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرین بلکہ اگر مکھی کوئی اُنکی چیز چھین کر لیجائے تو انھین طاقت نہین ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکین ان کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہین کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہین خدا تو وہ ہے کہ سب قوتون والون سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے نہ اسکو کوئی پکڑ سکے نہ مار سکے ایسی غلطیون مین جو لوگ پڑتے ہین وہ خدا کا قدر نہین پہچانتے اور نہین جانتے کہ خدا کیسا ہونا چاہیئے اور پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس مین شرمندہ نہین ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس

زبردست دلائل ہوتے ہین لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت مین ہوتا ہے وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز مین داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیون کو چھپانا چاہتا ہے - اور پھر فرمایا کہ المہیمن العزیز الجبار المتکبر یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کامون کا بنانے والا ہے اور اُس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے اور فرمایا ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسمون کا بھی پیدا کرنے والا اور روحون کا بھی پیدا کرنے والا رحم مین تصویر کھینچنے والا تمام نیک نام جہان تک خیال مین آسکین سب اسی کے نام ہین اور پھر فرمایا یسبح لہ ما فی السموات و الارض و ھو العزیز الحکیم یعنی آسمان کے لوگ بھی اُس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہین اور زمین کے لوگ بھی - اس آیت مین اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام مین آبادی ہے اور وہ لوگ پابند خدا کی ہدایتون کے ہین اور پھر فرمایا علی کل شیء قدیر یعنی خدا بڑا قادر ہے یہ پرستارون کے لئے بڑی تسلی ہے کیونکہ خدا اگر عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھین اور پھر فرمایا کہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی وہی خدا ہے جو تمام عالمون کو پرورش کرنے والا رحمن رحیم اور جزا کے دن کا آپ مالک ہے اس اختیار کو کسی کے ہاتھہ مین نہین دیا ہر ایک پکارنے والے کی پکار کو سننے والا اور جواب دینے والا یعنی دعاؤن کا قبول کرنے والا اور پھر فرمایا الحی القیوم یعنی ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانون کی جان اور سب کے وجود کا سہارا یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو تو اس کی زندگی کے بارہ مین بھی دھڑکا رہے گا کہ شاید ہم سے پہلے

فوت نہ ہو جاوے اور پھر فرمایا کہ وہ خدا اکیلا خدا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ کوئی اس کے برابر اور نہ کوئی اس کا ہم جنس۔

اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو صحیح طور پر ماننا اور اس میں زیادت یا کمی نہ کرنا یہ وہ عدل ہے جو انسان اپنے مالک حقیقی کے حق میں بجا لاتا ہے یہ تمام حصہ اخلاقی تعلیم کا ہے جو قرآن شریف کی تعلیم میں سے درج ہوا ہے اس میں اصول یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمام اخلاق کو افراط اور تفریط سے بچایا ہے اور ہر ایک خلق کو اس حالت میں خلق کے نام سے موسوم کیا ہے کہ جب اپنے واقعی اور واجب حد سے کم و بیش نہ ہو یہ تو ظاہر ہے کہ نیکی حقیقی وہی چیز ہے جو دو حدوں کے وسط میں ہوتی ہے یعنی زیادتی اور کمی یا افراط اور تفریط کے درمیان ہوتی ہے ہر ایک عادت جو وسط کی طرف کھینچے اور وسط پر قائم کرے وہی خلق فاضل کو پیدا کرتی ہے محل اور موقعہ کا پہچاننا اک وسط ہے۔

مثلاً اگر زمیندار اپنا تخم وقت سے پہلے بووے یا وقت کے بعد دونوں صورتوں میں وہ وسط کو چھوڑتا ہے نیکی اور حق اور حکمت سب وسط میں ہے اور وسط موقعہ بینی میں یا یوں سمجھو کہ حق وہ چیز ہے کہ ہمیشہ دو مقابل باطلوں کے وسط میں ہوتا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ عین موقعہ کا التزام ہمیشہ انسان کو وسط میں رکھتا ہے اور خدا شناسی کے بارہ میں وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات کے بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جاوے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کا مشابہ قرار دے یہی طریق قرآن نے صفات باری تعالےٰ میں اختیار کیا ہے چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا سنتا بولتا جانتا کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے کہ لَیْسَ

كَمِثْلِهِ شَيْءٌ فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ

یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اسکا شریک نہیں اس کے لئے مخلوق سے مثالیں مت دو سو خدا کی ذات کو تشبیہ اور تنزیہ کے بین بین رکھنا یہی وسط ہے غرض اسلام کی تعلیم تمام میانہ روی کی تعلیم ہے سورۃ الفاتحہ بھی میانہ روی کی ہدایت فرمائی ہے کیونکہ فرماتا ہے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

مغضوب علیہم سے وہ لوگ مراد ہیں جو خدا تعالےٰ کے مقابل پر قوت غضبی کو استعمال کر کے قویٰ سبعیہ کی پیروی کرتے ہیں اور ضالین سے وہ مراد ہیں جو قوائے بہیمیہ کی پیروی کرتے ہیں اور میانہ طریق وہ ہے جو انعمت علیہم سے یاد فرمایا ہے۔

غرض اس مبارک امت کے لئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے توریت میں خدا تعالےٰ نے انتقامی امور پر زور دیا تھا اور انجیل میں عفو اور درگذر پر زور دیا تھا اور اس امت کو موقع شناسی اور وسط کی تعلیم ملی چنانچہ اللہ فرماتا ہے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

یعنی ہم نے تمکو وسط پر عمل کرنیوالی امت بنایا ہے اور وسط کی تعلیم تمھیں دی سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں

خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا

حضرت امام الزمان

## حضرت مہدی مسعود و مسیح موعود کی نسبت حضرت میاں کوٹھہ والے صاحب کی گواہی

حضرت کوٹھے والے صاحب سے پنجاب کے بہت تھوڑے لوگ ناواقف ہیں۔ حضرت مغفور و مبرور کی کفش برداری پر عبد اللہ غزنوی مرحوم کو بھی ناز تھا اور مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ بھی آپ کے خدام سے تھے۔ اور اسوقت بہت سے ایسے اچھے لوگ موجود ہیں جو اُن سے انتساب پر فخر کرتے ہیں۔

**مولوی برہان الدین صاحب جہلمی** نے کئی بار مجھ سے ذکر کیا کہ وہ جب کوٹھے والے صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تو صاحب موصوف خلاف عادت انسے بکمال محبت و اکرام پیش آتے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں دل میں حیران ہوتا تھا کہ اس میں کوئی راز ضرور ہے۔ پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی بات نہاں کی نہاں رہی مگر جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت ہوا جب مجھپر کھلا کہ حضرت کوٹھہ والے صاحب اُس نسبت کے سبب سے جو مجھے حضرت مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام سے میسر آنے والی تھی مجھسے پیار کرتے تھے

آج ہم مولوی برہان الدین صاحب کی فراست کو مبارک دیتے ہیں کہ اس نے خطا نہیں کی اور مولوی صاحب نے جو کچھ سمجھا تھا درست سمجھا تھا۔

آج ہمارے پاس ایک ثقہ صالح آدمی کی ایسی قسمیہ گواہی پہنچی ہے جو امید ہے بہت سے سعیدوں کی راہ نمائی اور حضرت امام زمان کی شناخت کا باعث اُن کے لئے ہوگی۔

نیک فطرت ضد و تعصب کی تاریکی سے نجات یافتہ مسلمان اس میں غور کریں خصوصاً وہ لوگ جو زبان سے حضرت کوٹھہ والے صاحب کی بزرگی کا اعتراف کرتے ہیں وقت کو غنیمت سمجھیں اور اس نعمت سے حصہ لینے میں جلدی کریں۔ جبکی صحبت میں ہزاروں ہزار صلحا و اتقیا مثل کوٹھے والے صاحب کے اس جہان سے رخصت ہوئے۔

اور اے حق کے خلاف میں جلدی کرنے والو اور بیباکی میں حد سے نکلنے والو اب تو خدا سے ڈرو۔ اور گواہی پر گواہی کو رد تو نہ کرتے جاؤ۔ اور اگر تم میں کوئی صلاح و تقوےٰ ہے تو ایسی ہی کوئی گواہی تم بھی

اپنے لئے کہیں سے لاؤ وَاِن لَم تَفعَلُوا وَلَن تَفعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِی وَقُودُھَا النَّاسُ وَالحِجَارَۃُ الآیہ۔

عاجز عبد الکریم از قادیان ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء

---

# اور وہ شہادت یہ ہے

## نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

بخدمت شریف کاشف رموز نہانی واقف علوم ربانی جناب مرزا صاحب مدظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرضداشت اینکہ چونکہ فضیلت پناہ محمد یحیی اخوانزادہ صاحب در خدمت شما مشرف شدہ واپس آمد بار ہا بمن اتفاق ملاقاتش افتاد ہر بار کہ ملاقاتش حاصل شدے ذکر جمیل آن جناب و تذکرہ خلق عظیم مولوی نور الدین صاحب بجا بیندے بحکم من احب شیئا کثر ذکرہ ہر وقت برزبانش گفتگوئے شما ودیار شما می بود آخر یک روز در اثنا بحث سخن از مہدی و عیسیٰ و مجدد در آمد ناگاہ از زبانم برآمد کہ یک روز مرشد ما حضرت صاحب کوٹھہ والہ فرمودند کہ **مہدی موعود** پیدا شدہ است لکن ظاہر نشدہ است اکنون فضیلت پناہ محمد یحیی اخوانزادہ صاحب در پس من شدہ کہ این اخبار بصورت گواہی قسمیہ بقلم خود بنویس پس من بحکم آیہ کریمہ وَلَا تَکتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَن یَّکتُمھَا فَاِنَّہٗ آثِمٌ قَلبُہٗ وَلَا نَکتُمُ شَھَادَۃَ اللہِ اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الآثِمِینَ - وَالَّذِینَ لَا یَشھَدُونَ الزُّورَ - گواہی بجا می دہم کہ پیش از وفات خود حضرت صاحب کوٹھہ والا سال یا دو سال یعنی در ۱۲۹۲ھ ہجری یا ۱۸۷۵ء[*] با خواص خویش نشستہ از ہر باب گفتگو از معارف و اسرار میفرمودند ناگاہ سخن مہدی درمیان آمد فرمودند کہ مہدی موعود پیدا شدہ اما ظاہر نشدہ واللہ باللہ ثم تاللہ کہ این راست و درست گفتہ ام نہ بہوائے نفس و یا غرض دیگر لیکن حضار مجلس این سخن را مقصود سے ندانستند کہ مہدی حیثیت و کجا باشند و کی باشد۔ اگر پرسیدہ شدے امید کہ مفصل بیان کردہ بودے اما مجمل باین الفاظ افغانی باین عبارت **چہ مہدی پیدا شوی دی او وقت د ظہوری ندی** ترجمہ مہدی موعود پیدا شدہ لیکن ظاہر نشدہ است فقط و سنہ وفات حضرت موصوف سلخ ذی الحجہ ۱۲۹۴ ہجری ہست از این عاجز را شوق شرف اندوزی آنجناب از حد زیادہ ست دعا فرمایند کہ اسباب میسر شوند بخدمت شریف مولنا نور الدین صاحب تحیۃ سلام بشوق تمام مقبول باد باقی السلام علیکم و علی من لدیکم دست لرزان ست اگر قصور رفتہ معاف فرمایند زیادہ ادب

راقم

**حمید اللہ المشہور بملا صوات**

از مقام پھوڑ ضلع ہزارہ علاقہ مانسیرہ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء۔

---

# رفیق ہند کا

## اجرائے ثانی

ہم بڑی خوشی اور مسرت سے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ لاہور کا مشہور و معروف اخبار رفیق ہند جو بعض وجوہات کی وجہ سے بند ہو گیا تھا ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے پھر اشاعت پذیر ہوا ہے۔ رفیق ہند کے لائق ایڈیٹر کی زبردست تحریر اور زور قلم اور ملکی معاملات میں انکی مستند رائے کا عموماً اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس لئے رفیق ہند کے کامیابی میں جہاں تک ان اسباب کی رعایت ہو سکتی ہے پوری امید ہے۔ رفیق ہند کا پہلا نمبر ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور ہم نے اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھا ہے اس کے مضامین کی نسبت کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ رفیق ہند کی شستہ اور شایستہ تحریریں ہمیشہ سے پبلک میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہیں۔ ہم خدا لگتی بات لکھتے ہیں کہ چشتی صاحب کے ذاتی مخالفوں نے نہیں نہیں حاسدوں نے بھی عموماً اس کی تعریف کی ہے۔ اور اردو خوان پبلک اس کو وسیع کرکے یوں کہو کہ پولیٹیکل ریفارم کی خواہشمند دنیا رفیق ہند اور اس کے لائق ایڈیٹر سے خوب واقف ہے اس لئے ہم کو کسی قسم کے جدید انٹروڈیوس کی ضرورت نہیں جرنلزم کی فلاسفی چشتی صاحب خوب سمجھے ہوئے ہیں اور ان کے وسیع تجربہ نے اس فن میں انکو ایک خاص ملکہ عطا کیا ہے۔ اور مختلف معاملات میں پڑنے سے اس میں اور بھی وسعت ہو گئی ہے اس لئے اب کے رفیق ہند زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

رفیق ہند اردو اخباری دنیا کی وقعت قائم کرنے کا ہمیشہ ایک آلہ سمجھا گیا ہے اور اب بھی امید ہے کہ وہ اخباری حیثیت کو جو اکثر ناواقفوں کے ہاتھ میں پڑکر کمزور ہو رہی ہے پھر قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ رفیق ہند کے پہلے نمبر ہی کو اگر غور سے پڑھا جائے تو اس میں کریکٹرزم کا جو طریق اختیار کیا گیا ہے وہ ہمارے ہمعصروں کو بہت مفید ہو سکتا ہے ہماری رائے میں اگر رفیق ہند کی ان ہدایتوں پر جو انھوں نے اپنے دستور العمل کے طریق پر بیان کی ہیں ایک اخبار نویس اعتماد کرلے اور ہمارے خیال میں کرنا چاہیئے تو اس کو ان دقتوں اور مشکلات کا موقع نہ ملے جو بعد میں نا دہندگان کی شکایت

---

[*] یہ وہ زمانہ ہے جب امام الزمان سلمہ الرحمان نے براہین احمدیہ شروع کی۔ ایڈیٹر

بیکسی اور مصیبت مین پھنس جانے پر کرنی پڑتی ہین بہرحال ہمارے خیال مین رفیق ہند ا یسے اخبار کی ضرورت تھی اور اشد ضرورت تھی - جو چشتی صاحب نے اپنے احباب کے اصرار سے پوری کر دی ہے - ہان ہم کو اتنا اور کہنا ہے کہا جاتا ہے کہ چشتی صاحب دھڑہ بندی اور پارٹی سپرٹ پھیلانے کے ہمیشہ سے خواہشمند ہین اس الزام کو گو بے حقیقت ہی سہی چشتی صاحب نے بھی عوام کے خیالات مین ذکر کیا ہے اس لئے امید ہے کہ وہ جیساکہ انھون نے اپنی پچھلی زندگی (یعنی رفیق ہند کی مسدودی اور اجراے حال کا زمانہ) مین ثابت کیا ہے رفیق ہند کو ہاپوسر بنا دینگے اور دکھا دینگے کہ ان کے وعدے

## الگزنڈر سکنڈ امیر آف ربیا

کے اس قول کے نیچے کہ عہد نامے توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہین نہ آئینگے - بالآخر ہمکو اپنے معزز ناظرین سے اتنا اور کہنا ہے کہ چونکہ مین ہند کوئی دینی پرچہ نہین لہذا دینی معاملات پر بحث کرنا رفیق ہند کے نام اور کام سے دور سمجھا گیا ہے۔

اور باوصفیکہ ہمارے اور چشتی صاحب کے مذہبی معتقدات مین اختلاف رائے ہے تاہم ہم چشتی صاحب کی پولیٹیکل معاملات مین واقفیت کی تعریف کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے مقصد مین کامیاب کرے اور وہ تقوی اللہ اور خوف الٰہی کو زیر نظر رکھتے ہوئے کام کرینگے - ایڈیٹر

---

# مہدی آخر الزمان

ہم اور ہمارے مخالف

نمبر چہارم

## قابل توجہ گورنمنٹ

عرصہ گذرتا ہے کہ ہم نے اس عنوان سے دو تین مسلسل نمبرون مین اس امر کا اظہار کیا تھا - کہ **مہدی** کا نام پولیٹیکل دنیا مین ہمیشہ خطرناک سمجھا گیا ہے اور جب کبھی کسی بزرگ اور دلیر مسلمان نے مہدی ہونے کا دعوے کیا ہے - اس بات کا خیال گورنمنٹ کو پیدا ہوا ہے کہ مسلمان اب فتنہ وفساد کرینگے اور دنیا مین ایک شورش عظیم برپا ہوگی - چنانچہ ہمیشہ عظیم الشان سلطنتین ایسے مدعی مہدیون کو نیست و نابود کرنے کے درپے رہی ہین - چونکہ آج کل **مہدی آخر الزمان** کا اکثر چرچا ہے اس لئے ہمنے اس مبارک اسلامی پیشگوئی کی حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا تھا - اور بتلا دیا تھا کہ مسلمانون کی غلط فہمی نے اس مبارک پیشگوئی کو دھندلا بنا کر پولیٹیکل دنیا مین ایک مبارک اور امن اور سلامتی کے اکلوتے صلح وعدل کے فرشتہ کو ہیبت ناک بلکہ خونریز وجود قرار دیکر مسلمانون سے گورنمنٹ کو ایک حد تک بدظن کر دیا حالانکہ آنیوالا **مہدی** یا یہ کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبشر مہدی نہ خطرناک ہے نہ اس سے کسی قسم کا اندیشہ بلکہ وہ تو عدل اور انصاف سے دنیا کو بھر دیگا جیساکہ ہمارے حضرت مہدی موعود - جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ نے کیا اور کر رہے ہین بہرحال اب ہم ضرورت نہین سمجھتے کہ ان ساری باتون کو پھر دہرا دین - اب صرف چند ایک ضروری باتون کو خلاصہ کے طور پر بیان کرکے ہم دکھانا چاہتے ہین کہ موجودہ مدعی مہدویت نے کیا کیا - اور اس کا وجود کیسا مبارک اور سودمند ثابت ہو رہا ہے

## مہدی کے متعلق مسلمانون کی اعتقادی تقسیم

مہدی کے متعلق مسلمانون کی اعتقادی تقسیم تین طرح پر ہے ۱ ایک گروہ نے تو سرے سے انکار کیا ہے اور ان لوگون نے ان احادیث کو جنمین مہدی کا ذکر ہے بالکل وضعی اور خلافت حاصل کرنے کے بہانے قرار دیا ہے

۲ دوسرے گروہ نے انکار تو نہین کیا لیکن اقرار کی بنا کمزور روایتون پر رکھی ہے ۳ تیسرے گروہ نے اعتراف کیا ہے کہ مہدی کی بشارت صحیح اور یقینی ہے - اول الذکر نے احادیث متعلقہ مہدی کی خوب تنقیح کی ہے اور تدریج سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ بنو فاطمہ - بنو عباس بنو امیہ اور عبداللہ بن زبیر کے طرفدارون نے اپنے گروہ مین مہدی کے ہونیکی احادیث کو مشتہر کیا تھا بہرحال خواہ کچھ ہی ہو ماننا پڑیگا کہ مسلمان ایک آیندہ آنیوالے امام کے منتظر ضرور تھے اور وہ نہایت شوق سے اسکی راہ تکتے تھے ہم نے ان احادیث اور بنو فاطمہ اور بنو عباس وغیرہ خلافت کے دعویدارون اور خواہشمندون کے خیالات اور مساعی پر بہیت مجموعی نظر کرکے یہ نتیجہ نکال لیا ہے اور ہمارے اس نتیجہ کی تائید اہل اسلام کے اکثر واجب الاحترام بزرگ جیسے ابن ماجہ اور حاکم وغیرہ نے تائید کی ہے کہ دراصل مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے دو جدا نام ہین باعتبار خدمات اور مناصب کے ورنہ نفس الامر مین وہ ایک ہی شخص ہے نہ دو - اور ابن قیم نے اس مسئلہ مین خوب بحث کی ہے کہ جب کہ ابن ماجہ اور حاکم اپنی کتابون مین اس روایت کو لائے ہین کہ **لا مہدی الا عیسیٰ** پھر ہمیں توی سندات کے ہوتے ہوے کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اس سے انکار کیا جاوے کہ مہدی اور عیسی ایک ہی شخص کے دو نام ہین اور احادیث کے مضامین کو اگر یکجائی نظر سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو جداگانہ آدمیون کے نام نہین بلکہ ایک ہی شخص ہے صحیح حدیث کا مضمون ہے کہ مہدی حکم اور عدل ہو کر آئیگا نصاریٰ کے غلبہ واقتدار کے وقت مین - اور لکھا ہے کہ اس کے آنے سے زمین عدل وانصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جیسے کہ ظلم و فساد سے بھری ہوئی ہوگی -

اب غور کا مقام ہے یہ جو لکھا ہے کہ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا اور اس وقت زمین ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اس سے نادان کوتہ اندیش لوگوں نے یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ وہ جنگ کرے گا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا حالانکہ اس سے کوئی بھی سلیم العقل یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ ہم اس مضمون کو حضرت اقدس امام زمان جناب مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے کلام سے لکھتے ہیں تاکہ عام مسلمانوں کو ایک طرف اور گورنمنٹ کو دوسری طرف معلوم ہو کہ حقیقت کس کے ساتھ ہے اور کون ہے جو صلحکاری اور امن کا تحفہ لیکر آیا ہے اور گورنمنٹ اگر غور سے کام لیگی تو اُسے معلوم ہو جاوے گا کہ اس مدعی مہدویت نے کتنی بڑی خطرناک غلطی کو عوام الناس کے خیال سے دور کرنے میں ہمیشہ کے لئے کامیابی حاصل کی ہے۔

حضرت اقدس نے ایک موقع پر فرمایا کہ یہ جو فرمایا کہ آثار مہدی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی گورنمنٹ ظالم طبع ہوگی نہیں نہیں ظلم کے معنے ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں کہ کیا ہیں قرآن کریم میں ظلم کا اطلاق تین طرح پر ہوا ہے۔ **اوّلاً** وہ لوگ ظالم ہیں جو خدا تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر شرک کے پنجہ میں گرفتار ہیں جیسے فرمایا **اِنَّ الشِّرک لظلم عظیم**۔ ثانیاً۔ وہ لوگ ظالم ہیں جو انبیاء علیہم السلام کا انکار کرتے ہیں اور تکذیب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمایا **ولکن الظلمون بآیات اللہ یجحدون** جھٹلاتے ہیں **ثالثاً** وہ لوگ ظالم ہیں جو حقوق العباد کو تلف کرتے یا غصب کرتے ہیں اس کی بہت سی صورتیں ہیں کوئی کسی کی آبرو کے حقوق اور کسی کی جان اور مال کے متعلق حقوق کو تلف کرتا ہے۔

غرض ظلم سے یہ تینوں قسمیں مراد ہیں اور کوئی چوتھی قسم ظلم کی آج تک پیدا نہیں ہوئی پس اس حدیث نے گویا آنیوالے مہدی یا عیسیٰ موعود کا نشان یہ قرار دیا ہے کہ خدا پرستی اُٹھ جاویگی اور شرک کثرت سے پھیل جاوے گا اب دیکھو عیسائی الگ تثلیث پرستی اور صلیب پرستی کے لئے مال و زر پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور ان تھک کوششیں کر رہے ہیں توحید پرست مسلمانوں میں قسم قسم کے شرک پیدا ہو گئے حضرت مسیح کو حی و قیوم قرار دیا اور اُن کے خلق کو خلق اللہ وغیرہ مانا اور بہت سی باریک باریک قسمیں شرک کی انہیں رائج ہیں انبیاء کی تکذیب کی حد نہیں رہی خود مسلمانوں کے گھر میں نیچری لوگوں نے الہام اور وحی سے انکار کیا معجزات پر ہنسی اڑائی گویا لوازمات اور اصول نبوت سے انکار کر دیا برہمو ازم کثرت سے اپنے مشن کو پھیلا رہا ہے۔ آریہ لوگ حد التکذیب الرسل پر منہ کھولے ہوئے ہیں عیسائیوں نے تو حد ہی کر دی۔ غرض یہ دوسری قسم بھی کثرت سے پھیل رہی ہے۔ اور تیسری قسم کا تو کیا ہی کہنا ہے جیلخانوں کی رپورٹوں سے پتہ لگ سکتا ہے کہ زنا بالجبر۔ خون ناحق سرقہ بالجبر وغیرہ کس قدر اتلاف حقوق ہو رہا ہے اور ان چھپی ہوئی بدکاریوں اور سیہ کاریوں کو علیحدہ رکھو غرض جب کہ ظلم کے یہ معنے ہیں اور اس کے سوا اور کوئی معنے نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ **مہدی** آکر اس ظلم سے دنیا کو نجات دیگا اور عدل اور انصاف سے بھر دے **قسط** اور **عدل** کا لفظ صاف بتلا رہا ہے کہ وہ ترازو کی زبان کی مانند ہو گا۔ یا حضرت مسیح کے الفاظ میں یہ تعبیر یوں کہو قیصر کا قیصر کو دے گا اور خدا کا خدا کو

اب ضروری ہوا کہ ہم حضرت اقدس **مہدی موعود** کی تعلیم اور رفتار زندگی سے اس امر کو ثابت کریں کہ اُس نے اس ظلم کو **عدل** اور انصاف سے بدل دینے میں کیا کوشش کی اور کہاں تک کامیاب ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ مضامین کا گورنمنٹ اور مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہوگا خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے اور ہمارے سینہ کو کھولدے تاکہ ہم بہت صفائی سے اسکو بیان کرسکیں

آمین

باقی انشاء اللہ تعالیٰ پانچویں نمبر میں۔

# فہرست چندہ مکان صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب

جماعت لاہور ۶۵ر

مولوی وزیر الدین صاحب سرہندی ۱۴ر

مرزا خدا بخش صاحب عہ

ڈاکٹر رشید الدین خانصاحب ۱۸

نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر وغیرہ ہیے

جن صاحبوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی امید ہے کہ اب وہ توجہ کریں گے مکان کی تعمیر شروع ہے۔

# رویاء صالحہ

اس نام کی ایک مختصر سی کتاب حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق میں منشی محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس دہلی نے لکھی ہے۔ کتاب کا مضمون اس نام سے ظاہر ہے۔ مسیح علیہ السلام کے نزول ثانی فتن دجال وغیرہ امور کے متعلق لطیف بحث کی گئی ہے جو صاحب مفت تقسیم کرنیکے لئے خرید کریں گے انکو فی روپیہ گیارہ نسخ میں دیجاویگی ورنہ عام قیمت فی جلد ۲ر بلا محصولڈاک اور اگر کوئی مجلد لے تو ۲؍ تمام درخواستیں محمد امین مالک مطبع خورشید اسلام دہلی کے نام ہوں۔ مطبع خورشید اسلام میں ہر قسم کا کام چھپائی کا صفائی اور بکفایت ہوتا ہے

## ضروری یادداشت

جو صاحب بیرنگی یا عند الطلب قیمت اخبار دینی کو طیار نہیں ہیں وہ آیندہ درخواست نہ بھیجیں اور موجودہ خریداروں میں سے بھی جو صاحب آیندہ کے لئے اس بات پر طیار نہیں ہیں وہ بقایا بیباق کرکے اخبار بند کردیں۔ مینیجر الحکم۔

# جلسۃ الوداع

ہم اشتہار لا انصار میں لکھ چکے ہیں کہ ہماری جماعت میں سے تین آدمی اس کام کے لئے منتخب کئے جائیں گے کہ وہ نصیبین اور اس کی نواح میں جائیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آثار اس ملک میں تلاش کریں۔ اب حال یہ ہے کہ خدا کے فضل سے سفر کے خرچ کا امر قریباً انتظام پذیر ہو چکا ہے صرف ایک شخص کی زاد راہ کا انتظام باقی ہے یعنی اخویم مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ایک آدمی کے لئے ایک طرف کا خرچ دیدیا ہے اور اخویم منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ساکن اوجلہ ضلع گورداسپورہ نے باوجود قلت سرمایہ کے ۱۲۵ روپیہ دئے ہیں اور میاں جمال الدین کشمیری ساکن سیکھواں ضلع گورداسپورہ اور ان کے دو برادر حقیقی میاں امام الدین اور میاں خیر الدین نے ۵۰ روپیہ دئے ہیں۔ ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی ایسا ہی مرزا خدا بخش صاحب نے بھی اس سفر خرچ کے لئے پچاس روپیہ چندہ دیا ہے خدا تعالےٰ سب کو اجر بخشے۔ آج ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو قرعہ اندازی کے ذریعہ سے وہ دو شخص تجویز کئے گئے ہیں جو مرزا خدا بخش صاحب کے ساتھ نصیبین کی طرف جائیں گے۔ اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان عزیزوں کی روانگی کے لئے ایک مختصر سا جلسہ کیا جائے کیونکہ یہ عزیز محض ایمانی صدق سے تمام اہل و عیال کو خدا تعالےٰ کے حوالہ کر کے اور وطن کی محبت کو خیر باد کہہ کر دور دراز ملکوں میں جائیں گے اور سمندر کو چیرتے ہوئے اور جنگلوں اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے نصیبین یا اس سے آگے بھی سیر کریں گے اور کربلا معلی کی بھی زیارت کریں گے اس لئے یہ تینوں عزیز قابل قدر اور تعظیم ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے لئے ایک بڑا تحفہ لائیں گے۔

آسمان ان کے سفر سے خوشی کرتا ہے کہ محض خدا کے لئے قوموں کو شرک سے چھڑانے کے لئے یہ تین عزیز ایک منجی کی صورت پر اٹھے ہیں اس لئے لازم ہے کہ ان کے وداع کے لئے ایک مختصر سا جلسہ قادیان میں ہو اور انکی خیر و عافیت اور ان کے متعلقین کی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کی جائیں لہذا میں نے اس جلسہ کی تاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء مقرر کر کے قرین مصلحت سمجھا ہے کہ ان تمام خالص دوستوں کو اطلاع دوں جنکے لئے اس سے بڑھکر کوئی عید نہیں کہ جس کام کے لئے وہ اس سردی کے ایام میں اپنے اپنے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر اور اپنے عیال اور دوستوں سے علیحدہ ہو کر جاتے ہیں اس مراد کو حاصل کر کے واپس آویں اور فتح کے نقارے انکے ساتھ ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر خدا جس نے اس کام کے لئے مجھے بھیجا ہے ان عزیزوں کو فضل اور عافیت سے منزل مقصود تک پہنچا اور پھر بخیر و خوبی فائز المرام واپس لا۔ آمین ثم آمین اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے وہ عزیز دوست جو دین کے لئے اپنے تئیں وقف کر چکے ہیں حتی الوسع فرصت نکال کر اس جلسہ وداع پر حاضر ہوں گے اور ان مسافر عزیزوں کے لئے رو رو کر دعا کریں گے۔ والسلام ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء

## نظم

خبرم تا ابد آن دیار مرا وے حلیم
برور دوست نشینم و کشادے طلبم
دیرگاہے است کہ بنشیم زمین پُر زفساد
بہ کر باد ست دعا صدق و سدادے طلبم

رقم
**مرزا غلام احمد**
از قادیان ضلع گورداسپورہ ملک پنجاب

# (۲) اشتہار

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے شروع ہو کر ۶ نومبر ۱۸۹۹ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاوے گا اور مبلغ چار سو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئے ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہوں گے اور مادہ گاؤ قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنی یکم۔ دوم۔ سوم۔ نومبر ۱۸۹۹ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ دوہ کر وزن کیا جاویگا علاوہ ازیں میلہ اسپان بھی حسب دستور اس موقعہ پر ہوگا فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاویگا اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مالک کو دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکالنے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاوے گا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصول یابی قیمت کے رہے گی۔

المشتہر
**مسٹر جے۔ جی۔ السپ صاحب بہادر سکرٹری**
میونسپل کمیٹی امرتسر
۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء

# ممیرے کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و الیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ للعہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار والوں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروپرائیٹر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

## ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ بار اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے

راقم ڈاکٹر ڈی ۔ ایم ۔ بی ۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ... ۵ہم سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خوردہ خوردہ دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انھی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

## پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے طبع ہو کر شائع ہوا